Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۲۸/۶۳ | ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۳ ہش ۱۱ مئی سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۰۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

گرمی کے اثر کی وجہ سے طبیعت پہلے جیسی ہی ہے سر میں گرانی اور چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب ۸ ماہِ ہجرت کو بذریعہ کار ربوہ سے بخیریت لاہور پہنچ گئے تھے۔ کل ابتدائی ڈاکٹری معائنہ ہؤا۔ آپ کی صحت کی اطلاع دیتے اور دعا کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-

"کل صبح کی اطلاع بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ملی اور پھر تار بھی موصول ہؤا کہ محمد احمد خان بخیریت لاہور پہنچے۔ ڈاکٹر مسعود صاحب نے شام کو دیکھا تھا۔ خدا کرے کوئی ٹیسٹ سے، قابلِ فکر بات نہ ظاہر ہو۔ صحت و سلامتی سے واپسی کی دعا کرتے رہیں۔ بہت دعا کریں۔
مبارکہ"

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل سے محترم نوابزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم عہدِ بیعت پر مضبوطی سے قائم رہو اور دعائیں کرتے رہو

خدا تمہیں اطمینان و سکینت عطا کرے گا کیونکہ جو سچے دل سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے

"پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد (عہدِ بیعت) کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے لیکن مَیں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گذرے۔ دُنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے۔ ان کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار سب چھوڑنے پڑے لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا پر خدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دُنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا۔ اِس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمانِ کامل کا مزا ہم و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۶، صفحہ ۲۳۷)

نصابِ فضلِ عمر درس القرآن کلاس سنہ ۱۹۷۴ء

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۵ جون سے ۶ جولائی ۱۹۷۴ء تک ہو گی۔ اس کلاس کا نصاب درج ذیل ہے:-

(۱) قرآنِ مجید:- چوتھے پارہ سے آخر سورہ المائدہ (سواتین پارے)
(۲) حدیث:- ایک سَو منتخب احادیث
(۳) کلام:- فتح اسلام۔ ہماری تعلیم (برائے مطالعہ خطبہ جات دربارہ تعمیرِ کعبہ اور مقامِ محمدیت)
(۴) عربی اسباق:- (بیس اسباق)
(۵) تاریخ احمدیت:- (۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۸ء)
(۶) علمی تقاریر:- علماء سلسلہ اختلافی مسائل پر لیکچر دیں گے اور نوٹ لکھوائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ✦ پرنٹر:- سید عبدالحی ✦ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ ہجرت ۱۳۴۵ ہش

اظہارِ صدق کا مہتم بالشان خدائی طریق

صادقوں کی ایک بہت بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ دنیا انہیں کالعدم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی لیکن خدا تعالیٰ صادقوں کا دوست ہوتا ہے انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کے دشمنوں کے ہر حملے کو ناکام بنا کر ان کی حفاظت کرتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ انہیں غالب کر کے ہٹتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے جو ہر دم اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے وہ خوف کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے وہ بالکل بے خوف ہو کر حتیٰ کہ جان کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے صدق کو دنیا میں پھیلانے میں کوشاں رہتے ہیں بلکہ مخالفوں کو بار بار مخاطب کر کے انہیں کہتے ہیں کہ وہ نہ صرف فرداً فرداً بلکہ سب کے سب اکٹھے ہو کر اپنے ناخنوں تک زور لگا کر دیکھ لیں پھر بھی وہ ناکام رہیں گے۔ چنانچہ جب ہُود علیہ السلام کی قوم نے اُن کی دعوت کو رد کر دیا اور ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر انہیں کالعدم کرنے پر وہ تُل گئے تو انہوں نے اپنے مخالفوں کو کمال بے جگری سے مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (ھُود آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:۔ تم سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو۔ میں اللہ پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بھروسہ کرتا ہوں (اور کہتا ہوں کہ رُوئے زمین پر) کوئی بھی چلنے والا (جاندار) ایسا نہیں کہ وہ (یعنی خدا) اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے نہ ہو۔ میرا رب یقیناً (مومنوں کی مدد کرنے کے لئے) سیدھی راہ پر کھڑا ہے (اور اپنی طرف آنے والے کی حفاظت کر رہا ہے)

صادق کی یہی علامت ہوتی ہے کہ وہ مخالفوں سے کہتا ہے کہ اگر تم کسی صورت بھی حق کی مخالفت سے باز آنے پر آمادہ نہیں ہو تو پھر مجھے کسی قسم کی ڈھیل نہ دو سارے کے سارے اکٹھے ہو کر میرے خلاف منصوبہ بناؤ اور اپنا پورا زور صرف کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھو لیکن یاد رکھو کہ تم خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ میری مخالفت تو میرے بھیجنے والے کی مخالفت ہے۔ چنانچہ مخالفینِ حق صادق کو کوئی ڈھیل نہیں دیتے سارے کے سارے اکٹھے ہو کر اسکے خلاف منصوبہ بناتے ہیں۔ وہ تو صادق کو ڈھیل نہیں دیتے لیکن خدا جو صادق کے ساتھ ہوتا ہے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت خود انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنے منصوبہ کو رُوبعمل لانے میں اپنی سعی کر گزریں۔ کیونکہ اگر خدا انہیں ڈھیل نہ دے تو اُن کی یہ مجال کب ہو سکتی ہے کہ وہ سر جوڑ کر منصوبہ بنائیں اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی دَوڑ دھوپ کریں۔ خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت خود مخالفینِ حق کو ڈھیل دیتا ہے۔ سب مخالفینِ حق جمع ہوتے ہیں، منصوبہ بنتا ہے، اسے رُوبعمل لانے کے لئے دَوڑ دُھوپ اور کوشش کی جاتی ہے اور وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ گویا انہوں نے میدان مار لیا اور وہ صادق کو اس کے صدق کا مزا چکھا کر رہیں گے۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوں ان کی ڈھیل کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے اور فیصلہ کی گھڑی آ پہنچتی ہے۔ ان کی ڈالی ہوئی کمند عین اُس وقت ٹوٹتی ہے جب وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ لبِ بام دو چار ہاتھ ہی رہ گیا ہے۔

چنانچہ جب ہودؑ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں (جسے انہوں نے اکٹھے ہو کر حق کے خلاف منصوبہ بنانے اور اسے پوری قوت اور طاقت کے ساتھ عملی جامہ پہنانے سے متعلق چیلنج کیا تھا) فیصلہ کی گھڑی آ پہنچی تو حضرت ہُود علیہ السلام اور ان کے متبعین کو اپنی متحدہ قوت کے ساتھ عذاب دینے والے خود عذاب کی زد میں آئے بغیر نہ رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○

(ھُود آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ اور جب ہمارا (عذاب کے متعلق) حکم آ گیا تو (اُس وقت) ہم نے ہُود کو بھی اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اُن کو بھی (اس عذاب سے) اپنی خاص رحمت کے ذریعہ سے نجات دی اور ہم نے انہیں ایک سخت عذاب سے بچا لیا۔

ہر صادق کے ساتھ جسے خدا تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کی غرض سے دنیا میں مبعوث کیا یہی ہوتا رہا۔ ایک دفعہ نہیں بار بار مخالفینِ حق نے جمع ہو کر اور متفقہ منصوبہ بنا کر صادق اور صدق کو دُنیا سے مٹانے کی کوشش کی لیکن خدا تعالیٰ ان کی اجتماعی قوت کو پارہ پارہ کر کے انہیں ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد بناتا اور حق کو دُنیا میں غالب کرنے کے سامان کرتا رہا۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ اطلاع دی کہ سارے مخالفینِ اسلام متحد ہو کر اسلام کو مٹانے کا منصوبہ بنائیں گے لیکن خدا تعالیٰ منصوبہ بناتے اور اسے رُوبعمل لانے کی ڈھیل دینے کے بعد انہیں ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد کر کے رکھ دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ○ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ○ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ○ (القمر آیات ۴۵ تا ۴۷)

ترجمہ:۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جمعیت ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنیوالے ہیں (اسلئے ہم ہی غالب رہیں گے)۔ اُنکی اس جمعیت کو عنقریب شکست دیجائیگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ ان کی تباہی کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ وعدہ کی گھڑی بہت زیادہ ہلاک کرنیوالی اور سخت ہوگی۔

چنانچہ جنگِ احزاب کے موقع پر جب یہ پیشگوئی پوری ہوئی تو مومنوں نے کفار کی متحدہ جمعیت سے کوئی خوف کھانے کی بجائے اس امر پر خدا کا شکر ادا کیا کہ اُس نے جو خبر دی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔ وہ اب خود ہی کفار کی اس جمعیت کو منتشر کر دکھائیگا۔ چنانچہ کفار کی جمعیت اور ان کے متحدہ لشکر کو دیکھ کر وہ ایمان اور اطاعت میں اور بھی زیادہ پختہ ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی لشکر ہیں جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا۔ اور اُن کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھایا (کمزور نہیں کیا)۔

اور نتیجہ یہ ہوا کہ:۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ○ (الاحزاب آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ نے کفار کو اُن کے سب غصّے سمیت مدینہ سے واپس لوٹا دیا اور کسی قسم کا فائدہ اُن کو نہیں پہنچا۔ اور اللہ نے مومنوں کی طرف سے خود لڑائی کی اور اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ صادقوں کا صدق ظاہر کرنے کے لئے ان کے مخالفوں کو اس بارہ میں ڈھیل دیتا ہے کہ وہ سب اکٹھے ہو کر اور اپنی ساری قوت مجتمع کر کے حق کو مٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ جب وہ اکٹھے ہو کر اپنی متحدہ قوت سے حق کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی جمعیت کو منتشر کر کے رکھ دیتا ہے اور اپنے اس وعدہ کو نہایت شان سے پورا کر دکھاتا ہے کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ قرآن اور جماعت احمدیہ

محترم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ

(۳)

۵۔ قرآن کریم کی اپنے عمل سے خدمت

قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا اس کے اوامر و نواہی کے مطابق اپنی عملی زندگی ڈھالنا یہ بھی ایک رنگ میں قرآن کریم کی خدمت ہی ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں سب مسلمانوں سے آگے ہے۔ اس زمانہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو خلافت کی مقدس و بابرکت قیادت میں قرآن کریم کے ذریعہ پہلے اپنے عمل سے پھر لسانی اور قلمی جہاد میں ہمہ تن مصروف عمل ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اس کے مبلغین اور مبشرین اس عظیم الشان جہاد میں مصروف عمل ہیں اور جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا کی عملی تفسیر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں

علامہ اقبال بھی اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں فرمایا:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"
(ملت بیضاء کا عمرانی نظریہ ص۱۲)

پھر سید تاج حسین صاحب بی اے بی ٹی منشی فاضل جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اور میں یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ حقیقی اسلام صرف احمدیوں کے پاس ہے اور باقی لوگ محروم کر دیے گئے ہیں۔ شاید اس لئے کہ انہوں نے جانتے ہوئے فائدہ نہیں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نور جو بذریعہ محمد رسول اللہ صلعم ان ناشکر گزار انسانوں کو عطا کیا تھا۔ اس کی انہوں نے ناقدری کی لہٰذا ان سے واپس لے لیا گیا اور پھر اسے مرزا غلام احمد قادیانی پر نازل کر دیا۔ وہی اسی نور کے اہل نظر آئے۔ اور ہے بھی ایسا ہی۔ احمدی اپنے اقوال و افعال و اعمال سے محمد رسول اللہؐ کے جانشینوں میں نظر آتے ہیں" (تاثرات قادیان ص۲۲۵)

۶۔ تعلیم القرآن کی منظم سکیمیں

تیرھویں صدی ہجری کے اواخر اور چودھویں صدی کے ابتدائی سالوں میں تمام مسلمان ایک طرف تو اپنی لاعلمی اور غفلت کی بناء پر قرآن کریم سے بے اعتنائی برت رہے تھے دوسری طرف قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور سکھانے کے لئے کوئی آسان اور مفید قاعدہ بھی میسر نہ آتا تھا۔ جس کی بناء پر بچے نہ تو صحیح طور پر تلفظ کر سکتے تھے اور نہ ہی اعراب کا کام معلوم کر سکتے تھے۔ غرضیکہ بڑی مصیبت اور بڑی مشکل سے ایک لمبے عرصہ کے بعد بچہ کو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا آتا تھا لیکن اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایسا قاعدہ ایجاد کیا جس سے چھ مہینہ کے اندر اندر ہر مشکل سے مشکل عربی تلفظ بآسانی پڑھنا آ جاتا ہے قرآن کریم جیسی عظیم و ضخیم کتاب کو پانچ پانچ سالوں کے بچوں نے اس قاعدہ "یسرنا القرآن" کے ذریعہ چھ ماہ میں ختم کیا ہے۔ اس قاعدہ سے صرف برصغیر ہندو پاکستان میں ہی استفادہ نہیں کیا جاتا بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس کی کثرت سے اشاعت ہوتی ہے اور ابتک اس سے لاکھوں افراد فائدہ اٹھا چکے ہیں اور اٹھا رہے ہیں تو یہ بھی اک خدمت جماعت احمدیہ کی قرآن کریم کی عظیم خدمتوں کے سلسلہ میں ایک خدمت ہے اس کی عظیم افادیت اور عمدگی کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کیلئے بے شک مفید چیز ہے۔ اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا"
(تاریخ احمدیت جلد ۳ ص۱۳۱)

پھر حاجی الحرمین حضرت حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درس قرآن حقائق و معارف سے پُر ہوتا تھا۔ دراصل آپ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحر علوم قرآنی سے فیض پایا تھا۔ اور آپ ۱۸۹۳ء سے لے کر ۱۹۱۴ء یعنی پورے بائیس تیئیس سال تک روزانہ بلاناغہ درس قرآن دیتے رہے۔ آپ کے درس قرآن میں سینکڑوں طلباء ہر روز باقاعدہ کلاس کی صورت میں شامل ہوتے اور آپ سے علم قرآن سیکھتے تھے

پھر خلافت ثانیہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے باقاعدگی سے درس قرآن جاری رکھا۔ اور آپ کی علالت کے ایام میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عظیم فریضہ کو سرانجام دیتے رہے یہ درس و تدریس کا سلسلہ صرف مرکز احمدیت تک ہی محدود نہ تھا بلکہ دوسرے شہروں اور بیرونی ممالک میں مبلغین کرام کے ذریعہ ابتداء سے جاری رہا ہے۔ اس طور پر قرآنی علوم کی اشاعت و تدریس منظم طور پر تمام دنیا میں باقاعدگی سے ہوتی رہی ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جماعت میں مختلف ذیلی تنظیمیں مجلس اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ انصار اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ قائم فرمائیں اور ان کے لائحہ عمل میں قرآن کریم کا ناظرہ اور باترجمہ سیکھنا اور سکھانا شامل فرمایا۔ چنانچہ یہ تنظیمیں اپنی اپنی بساط کے مطابق قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کے فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہمیشہ ہی مصروف عمل رہی ہیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی تعلیم القرآن کی طرف خاص توجہ فرمائی اور اسے منظم بنیادوں پر جاری فرمایا۔ جماعت کی ذیلی تنظیموں کو خصوصی رنگ میں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔ پھر احباب جماعت میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک فرمائی۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا اجراء فرمایا تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بڑے زور دار الفاظ میں آپ نے فرمایا:۔

"کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھنا آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"
(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پھر آپ نے ہر جماعت میں مجالس موصیان قائم فرمائیں جو ایک منظم سکیم کے ماتحت ہر ایسا موصی جسے قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ نہیں آتا اس کو قرآن کریم ناظرہ اور قرآن کریم باترجمہ سکھانے کا انتظام کرے گی۔ پھر ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں تعلیم القرآن کے اہم فریضہ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"غرض موصیوں کی تنظیم بھی اور انصار اللہ کی تنظیم بھی اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی اس طرف پورے اخلاص اور جوش اور ہمت کے ساتھ متوجہ ہو جائیں اور کوشش کریں کہ جلد از جلد ۲، ۳ اپنے ابتدائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا کام پورا کرلیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے تفسیر القرآن تو نہ ختم ہونے والا کام ہے وہ تو جاری رہے گا۔

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

حرف آخر

خدمتِ قرآن اور جماعت احمدیہ ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے۔ میں نے اختصار کے ساتھ اس کے بعض حصول پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

یہ خدمتِ قرآن جاری ہے۔ اس آخری زمانہ میں شیطانی قوتوں اور رحمانی قوتوں کے درمیان آخری فیصلہ کن جنگ مقدر تھی جسکا آغاز بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق فرما چکے ہیں۔ اب یہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ دجّالی قوتوں کے خلاف میدانِ جہاد میں سینہ سپر ہو جائے اور اپنے تن من دھن کی بازی لگا تا چلا جائے یہاں تک کہ رحمانی قوتوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے غلبہ نصیب ہو۔ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا چار دانگ عالم میں لہرانے لگے اور دنیا میں ایک ہی رسول ہو یعنی ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہو یعنی قرآن مجید

آخر میں دعاء ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس سلسلہ میں اپنے جملہ فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال اوّل کا دورہ

بعض جماعتوں کے دورہ کے سلسلہ میں خاکسار ۱۰ مئی تا ۱۰ جون ۱۹۷۶ء ربوہ سے باہر ہوگا خاکسار سے خط و کتابت کرنے والے احباب نوٹ فرمالیں۔

خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید

اعلان

ماہ ہجرت مئی کے مطالعہ کیلئے کتاب کشتی نوح مقرر ہے۔ قائدین مقامی اس کتاب کو دفتر خدام الاحمدیہ سے بذریعہ وی پی پی منگوا کر خدام میں تقسیم فرمائیں

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

محترم ماسٹر حسن محمد صاحب کلوسوہلوی کی یاد میں

(مکرم شریف احمد صاحب کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ)

خاکسار کے تایا جان محترم ماسٹر حسن محمد صاحب کلوسوہلوی پنشنر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ربوہ (والد برادرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب ایم۔اے حال نائیجیریا) اس فانی دنیا میں قریباً ۸۱ سال تک کامیاب زندگی گذار کر مورخہ ۱۰/۱۱/۷۳ بروز ہفتہ ۹ بجے شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک لمبا عرصہ تک آپ قادیان میں پڑھاتے رہے پاکستان بننے کے بعد جب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ آیا تو یہاں بھی آپ کو چند سال سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں سے ہی آپ ریٹائر ہوئے

بقول اپنی والدہ صاحبہ محترم ماسٹر صاحب دسمبر ۱۸۹۲ء میں اپنے آبائی گاؤں ساکن کلوسوہل نزد قادیان ضلع گورداسپور (حال انڈیا) میں ایک سربرآوردہ زمیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے والد محترم کا اسم گرامی چوہدری قادر بخش تھا۔ جو اپنے گاؤں میں کسی وقت نمبردار تھے۔

تایا جان مرحوم نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔

جون ۱۹۰۶ء میں آپ نے اپنے قریبی ایک گاؤں جوگی چیمہ میں دوسری جماعت میں داخلہ لیا۔ اور پانچویں تک وہیں تعلیم پائی۔ ۱۹۱۰ء میں قادیان میں تعلیم شروع کی اور ۱۹۱۱ء میں مڈل پاس کر کے سکول چھوڑ دیا۔ آٹھویں جماعت میں محترم چوہدری علی محمد صاحب۔ بی۔اے۔ بی ٹی بھی آپ کو درس تعلیم دیتے رہے۔

مڈل پاس کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک آپ ضلع گورداسپور اور ضلع امرتسر کے بعض مختلف دیہات میں بطور ان ٹرینڈ ٹیچر پڑھاتے رہے۔ پھر آپ نے اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق پٹوار (مالی) میں امرتسر میں داخلہ لے لیا۔ لیکن اکتوبر ۱۹۱۸ء میں اپنے والد محترم کے وفات پا جانے کیوجہ سے آپ اچانک قادیان چلے گئے اور وہاں مکرم ماسٹر محمد مبارک اسماعیل صاحب ناظر تعلیم کے مشورہ پر آپ نے اپریل ۱۹۱۹ء میں نارمل سکول (لوکل ٹریننگ کلاس) میں داخلہ لے لیا۔ اور مارچ ۱۹۲۰ء میں نارمل کلاس پاس کی۔ نارمل کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ محکمہ تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کی طرف سے "تلونڈی جھنگلاں" میں تعینات ہوئے ایک ماہ بعد بھیرو چیچی میں تبدیل ہوگئے۔ تین سال تک آپ وہاں پڑھاتے رہے۔ یکم فروری ۱۹۲۴ء کو آپ یہ ملازمت چھوڑ کر قادیان آگئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور استاد سلسلہ کی خدمت کرنی شروع کردی۔ ۱۹۴۷ء سے قبل قادیان میں تعلیم پانے والوں کی اکثریت آپ سے پڑھی ہے آپ اس قدر محنت سے پڑھاتے تھے کہ ہر سال آپ کی جماعت خدا کے فضل سے دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں اچھے اور اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوتی تھی۔ انسپکٹر مدارس ہر سال اپنی معائنہ رپورٹ میں آپ کے لئے بہت اچھے ریمارکس لکھ کر جاتا تھا۔ کچھ سال تک آپ حصہ پرائمری کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔

آپ نے اپریل ۱۹۱۵ء میں قادیان جاکر حضرت المصلح الموعود کی دستی بیعت کی۔ آپ نہایت شریف النفس۔ منکسر المزاج اور صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ تصنع اور بناوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔ صاف ستھرے اور سادہ لباس کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ حقہ نوشی۔ کھیل تماشے اور گانے وغیرہ سے سخت نفرت تھی۔ تلاوت قرآن کریم آپ کا روزانہ کا معمول تھا۔ تلاوت عموماً دن میں دو دفعہ کیا کرتے تھے۔ اور قرآن پاک کے معانی پر خوب غور فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور مطالعہ میں رہتی تھی۔ آپ کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں اپنے گاؤں میں جلد ہی اکثر دوست احمدی ہوگئے۔ اور ایک اچھی جماعت قائم ہوگئی۔ جس کے ۱۹۴۷ء تک آپ ہی صدر و سیکرٹری مال رہے۔ نماز باجماعت پڑھاتا اور حضور کی ہر قربانی کی تحریک سے دوستوں کو باخبر رکھنا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔

ماسٹر صاحب مرحوم نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ نماز کو سنوار کر ادا کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی نماز باجماعت نہ ادا کرسکتے تو بہت استغفار کیا کرتے ہر وقت باوضو رہنا اور گھر سے باہر کسی کام کے لئے جانے سے قبل دو رکعت نفل پڑھنا آپ کا معمول تھا اسی طرح سفر پر روانہ ہونے سے قبل آپ گھر میں موجود احباب کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر ضرور دعا فرمایا کرتے تھے۔ حج کرنے کا بھی ارادہ رکھتے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ موت نے آپ کو مہلت نہ دی اور آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ آپ کی پہلی شادی موضع مہیس ضلع گورداسپور میں ہوئی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین لڑکے عطا فرمائے۔ جو تینوں فوت ہوگئے۔ پہلی بیوی کی وفات پر آپ کی دوسری شادی کٹرا (یو۔پی) میں ہوئی۔ تمدن کے مختلف ہونے کی وجہ سے نباہ نہ ہو سکا۔ اس لئے آپ نے اسے طلاق دیدی۔ تیسری شادی موضع بھینی نزد قادیان میں ایک بیوہ سے ہوئی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہونہار لڑکا اور دو لڑکیاں عطا کیں جو خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ لڑکا آجکل نائیجیریا میں ہے

خدا تعالیٰ نے آپ کو اچھا حافظہ بھی عطا کیا ہوا تھا۔ اپنے خاندان کے ہر چھوٹے بڑے بلکہ اپنے گاؤں کے تمام افراد کا سنِ پیدائش اور تاریخ وفات زبانی یاد تھی خلافتِ راشدہ کی بعض جنگوں اور خاندانِ مغلیہ کے بادشاہوں کے واقعات اکثر سنایا کرتے تھے خاص کر اورنگ زیب عالمگیر کے بہت مداح تھے اس زمانہ کا ایک سکہ بھی آپ کے پاس محفوظ تھا جو ہل چلاتے ہوئے آپ کے چچا کو ملا تھا۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے جاری ہونے والی ہر مالی تحریک میں حصہ لیتے تھے اپنے لازمی چندے شروع سال میں ہی یکمشت ادا کیا کرتے تھے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

تایا جان مرحوم دل کے مریض تھے تقریباً تین سال تک بیمار رہے۔ شدید بیماری کو بہت صبر اور تحمل سے برداشت کیا بیماری کے عرصہ میں برادرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو آپ کی خدمت کا خوب موقعہ ملا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

شریف احمد آفس بیت المال آمد ربوہ

ہر صاحب استطاعت ... کہ وہ اخبار الفضل خود خریدے اور اپنے غیر احمدی دوستوں ... کے لیے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۱۶۶۱

مَیں ناہید فردوس بنت چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی چھ ماشے قیمت ۔/۲۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ناہید فردوس بنت چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:۔ نسیم احمد باجوہ واقفِ زندگی ۸/۱۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ عبدالرفیق آصف ولد احمد دین صاحب ۳/۹ دارالرحمت غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۶۲

مَیں مسرت جہاں بنت ملک الطاف الرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ گھڑی ایک عدد مالیت ۔/۱۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیجائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ مسرت جہاں بنت ملک الطاف الرحمٰن صاحب مکان نمبر ۸/۱۳ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ نسیم احمد باجوہ واقفِ زندگی ۸/۱۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ عبدالرفیق آصف ولد احمد دین صاحب ۳/۹ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۶۳

مَیں صغریٰ بیگم زوجہ میاں محمد صدیق صاحب قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صغریٰ بیگم زوجہ میاں محمد صدیق صاحب شاہ کوٹ (نزد مسجد کھجوروالی ضلع شیخوپورہ)۔
گواہ شد:۔ عبداللطیف ولد میاں محمد عبداللہ صاحب راجپوت۔ صراف شاہ کوٹ۔
گواہ شد:۔ عبدالکریم ولد میاں عبداللطیف صاحب راجپوت صراف شاہ کوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۶۶۴

مَیں محمود احمد ولد چوہدری صوبے خان صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال بیعت اگست ۱۹۶۵ء ساکن کوٹلی ساہیاں حال بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی پانچ ایکڑ بمقام کوٹلی ساہیاں قیمت اندازاً ۔/۳۰،۰۰۰ روپے
۲۔ رہائشی مکان مالیتی اندازاً ۔/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ محمود احمد بقلم خود آف بوپڑہ خورد ڈاکخانہ بوپڑہ کلاں ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم سیکرٹری جائیداد بیت الشمس باغبانپورہ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ حاجی محمد ابراہیم ولد چوہدری فتح علی صاحب بوپڑہ خورد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۶۵

میں عائشہ بی بی بیوہ مولوی سلطان علی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۹/۱-ب گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی زمین ایک کنال قیمت ۔/۱۵۰۰ روپیہ
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۱۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ عائشہ بی بی معرفت عبدالکریم کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود رحمت اللہ سیکرٹری مال ولد برکت علی صاحب مرحوم چک ۶۹/۱-ب ضلع لائل پور۔
گواہ شد:۔ عبدالرحیم ولد چوہدری سلطان علی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ۔

قابل فروخت پلاٹ

مَیں اپنا رجسٹری شدہ پلاٹ نمبر ۱۴۱ رقبہ ایک کنال واقع جناح آباد کاکول ایبٹ آباد جس میں بجلی اور پانی موجود ہے۔ نیز پلاٹ ۱۴۰/اے جو ساتھ کا ہے۔ میں کوٹھی تعمیر شدہ ہے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔ محمد ابراہیم خان مکان نمبر ۳۱۰/ب پیپلز کالونی نمبر ۲ لائل پور

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳/۴/۷۴ و ۵/۴/۷۴ میں جو وصایا شائع کی گئی ہیں۔ اُن میں درج ذیل غلطیاں ہیں۔ ان کی تصحیح فرمائی جائے:۔

اخبار مورخہ ۳/۴/۷۴

(۱) مسل نمبر ۲۱۵۶۹ گواہ نمبر ۲ کا نام محمد احمد شائع ہوا ہے۔ صحیح نام محمود احمد ہے۔
(۲) مسل نمبر ۲۱۵۷۱ قدسیہ افضل بنت راجہ افضل خان شائع ہوا ہے۔ صحیح نام قدسیہ افضل بنت راجہ محمد افضل خان ہے۔
(۳) مسل نمبر ۲۱۵۷۴ گواہ نمبر ۱ محمد احمد ولد حبیب الرحمٰن صاحب شائع ہوا ہے۔ صحیح نام محمد احمد ولد محب اللہ صاحب ہے۔
(۴) گواہ نمبر ۱ کی ولدیت علی صاحب شائع ہوئی ہے صحیح نام علی احمد صاحب
(۵) مسل نمبر ۲۱۵۷۵ وصیت کنندہ کا نام شروع میں محمد احمد خان شائع ہوا ہے صحیح نام محمود احمد خان ہے۔ اسی طرح آخر میں "ناصر" کالفظ زائد ہے۔
(۶) مسل نمبر ۲۱۵۷۵ گواہ نمبر ۱ محمود احمد ولد مجیب الرحمٰن شائع ہوا ہے۔ صحیح نام محمود احمد ناصر ولد محب اللہ صاحب ہے۔
(۷) مسل نمبر ۲۱۵۷۵ گواہ نمبر ۲ کی ولدیت علی محمد شائع ہوئی ہے صحیح نام علی احمد ہے۔
(۸) مسل نمبر ۲۱۵۷۶ آخر میں العبد ایاز احمد ورک کے ساتھ "ناصر" کا لفظ زائد شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ھُوالشّافی

غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے

دانت مت نکلوائیے

پائیوریا (مسخورہ) کے لئے
ANTI PYORRHOEA. اینٹی پائیوریا قیمت ۔/۱۰ روپے
کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے
ANTI CARIES. اینٹی کیریز قیمت ۔/۱۰ روپے
TOOTH CURE. دانت درد کے لئے ٹوتھ کیور قیمت ۔/۲ روپے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

نور کاجل کے متعلق ضروری اطلاع

موجودہ ہوش ربا گرانی کے پیشِ نظر ہمیں مجبوراً نور کاجل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ یکم مئی سے نور کاجل خورد شیشی ۷۵ پیسے اور کلاں شیشی ۔/۱/۵۰ روپے فروخت ہوگی۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا میں اسلام کا مستقبل

(محترمہ خالدہ آفتاب احمد سویڈرو، گھانا (مغربی افریقہ))

سویڈرو (گھانا) کے مقام پر مجلس نصرت جہاں کے تحت جاری کردہ ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ خالدہ آفتاب احمد صاحب نے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جو افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

مغربی افریقہ میں ملک گھانا آبادی کے لحاظ سے نائیجیریا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے لیکن ثقافتی و تعلیمی لحاظ سے غالباً پہلے نمبر پر ہے۔ مغربی افریقہ میں عیسائیت کا مرکز بھی غالباً گھانا ہی ہے عیسائیت یہاں سینکڑوں سال پہلے داخل ہوئی۔ اس کے بڑے بڑے تعلیمی ادارے، ہسپتال و دفاتر اور گرجے اس کی ترقی کی علامات ہیں۔ جابجا ان کے مرکزی و ذیلی دفاتر ہیں جن میں طبّی و تعلیمی ایڈمنسٹریٹر اور بے شمار بشپ و لارڈ بشپ تعینّات ہیں۔ ان کے یہاں اپنے پریس و کتب خانے ہیں اور ہر قصبہ میں کتب کی دکانیں ہیں۔ تقریباً ہر عیسائی فرد کے پاس انگریزی میں یا اس کی اپنی زبان میں بائبل موجود ہے۔ ہر عیسائی سکول میں عیسائیت کی تعلیم جبراً دی جاتی ہے۔ مذہب کے ساتھ لگاؤ رکھنے کے لئے مختلف عیسائی فرقے اپنے اپنے فرقوں میں مذہبی تہواروں پر پیروکاروں میں وردیاں و دیگر تحائف تقسیم کرتے ہیں۔ گرجوں میں میوزک بینڈ مہیّا ہیں۔ ناچ اور گانے کے سہارے گرجاؤں میں "مذہب کی رُوح" کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آج سے قریباً پچاس سال قبل پہلا احمدی مبلّغ گھانا میں داخل ہوا۔ ابتدائی مبلّغین میں سے حضرت مولانا نیّر صاحب مرحومؓ، مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم و مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے بڑی محنت و جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اُس وقت یہ ملک بہت پسماندہ تھا۔ آمدورفت و دیگر سہولتیں بالکل مفقود تھیں۔ اِن مبلّغین کرام نے اپنے کندھوں پر خود سامان اُٹھا کر پیدل دُور دراز سفر کئے۔ ہر قسم کی مشکلات و مصائب سے دوچار ہوئے۔ اُس وقت نہ کوئی ذرائع تھے اور نہ ہی کوئی سہولت میسّر تھی لیکن یہ حقیقت ہے کہ مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی موجودہ روزافزوں ترقی انہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اب ہم اِس قابل ہو گئے ہیں کہ ہمارے وجود کا نوٹس حکومت و عیسائیت دونوں کو لینا پڑتا ہے۔ پچھلے سال جب ہماری طبّی سکیم کی شدید مخالفت عیسائیوں نے کی تو اللہ تعالیٰ نے غیبی طاقت سے عیسائیوں پر ظاہر کر دیا کہ اب یہ جماعت بڑی مضبوط و طاقتور بن گئی ہے۔ اِس وقت گھانا میں چھ مستقل مشن ہاؤسس کی عمارتیں ہیں جن میں کھانے و بیٹھنے کے کمروں کے علاوہ تین اور بعض میں چار بیڈ روم ہیں۔ ایک مستقل عمارت مشنری ٹریننگ کالج کی بھی ہے۔ اِس کے علاوہ ہمارے چار ہسپتال ہیں جو کہ مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سات سیکنڈری سکول اور بے شمار پرائمری و مڈل سکول ہیں۔ دو ہسپتالوں کی مستقل عمارتیں بھی تیار ہو چکی ہیں۔ ایک سیکنڈری سکول کی عمارت بھی حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ تین سیکنڈری سکولوں کی عمارات زیرِ تعمیر ہیں بیشمار مساجد ہیں۔ جابجا سڑکوں پر احمدیہ سکولوں و ہسپتالوں کے بورڈ احمدیت کی ترقی کے درخشاں نشان ہیں۔ زیادہ تر ہمارے ڈاکٹر و ٹیچر ایسی جگہوں پر کام کر رہے ہیں جہاں بجلی کی سہولت میسّر نہیں ہے اور بعض جگہ پر صاف پانی بھی مہیّا نہیں۔

پچھلے تین سال میں جب سے حضور نے مغربی افریقہ کے دَورہ کے بعد نصرت جہاں سکیم چلائی ہے ترقی کی رفتار بہت بڑھ گئی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت ترقی کی رفتار بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور اُمید واثق ہے کہ ہمارے صد سالہ جوبلی منانے تک عیسائیت مغربی افریقہ کو خیرباد کہنے پر مجبور ہو جائے گی اور ہر طرف اسلام ہی اسلام کا چرچہ ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

عاجزانہ درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی مرزا مبارک احمد صاحب جنہوں نے امسال ایم کام کا امتحان دینا تھا کار کے حادثے میں شدید زخمی ہو کر پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کے ساتھ دو اور احمدی نوجوان۔ ان کے دوست۔ بھی شدید زخمی ہوئے ہیں اور یہ تینوں ہسپتال میں داخل ہیں۔ اِس حادثہ کے صرف چوبیس دن پیشتر ہمیں اپنے پیارے ابّا جان ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مرحوم کی جُدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا۔ میری دادی جان اور والدہ محترمہ جو پہلے سے ہی بیمار و ناتواں ہیں دوہرے صدمہ سے نڈھال پڑی ہیں۔

بزرگان و احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جو شافی و قادر مطلق اور ارحم الراحمین ہے میرے بھائی جان اور ان کے دونوں دوستوں کو شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہمیں مزید آزمائشوں سے اپنی پناہ میں لے لے۔ دادی جان اور امّی جان کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(شاہدہ نسرین بنت ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مرحوم۔ نوشہرہ چھاؤنی)

وقف عارضی کے پانچسالہ تیسرے دَور کے آغاز کا اعلان

احباب وقف عارضی میں بکثرت حصّہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں وقف عارضی کے نئے پانچ سالہ دَور کے آغاز از یکم مئی ۱۹۷۴ء کا اعلان فرما دیا ہے احباب کو بکثرت وقف عارضی میں حصّہ لینا چاہیئے تا قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جا سکے۔

یاد رہے کہ وقف عارضی کے دو دَور سہ سالہ اور پانچ سالہ ۳۰ را پریل ۱۹۷۴ء کو ختم ہو چکے ہیں اب یہ تیسرا پانچ سالہ دَور شروع ہوا ہے۔ سابقہ پانچ سالہ دَور کے واقفین کے کارڈ تیار ہو رہے ہیں انشاء اللہ العزیز انہیں حسبِ اعلان سندات ارسال کی جائیں گی۔

اب اِس تیسرے دَور میں وقف کرنے والے احباب کے اسماء کے بھی کارڈ محفوظ کئے جائیں گے اور دَور کا عرصہ ختم ہونے پر انشاء اللہ العزیز ان کے لئے بھی دعائیہ سندات جاری کی جائیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص کے متعلق نظارت ہذا متعدد بار اعلان کر چکی ہے کہ وہ اپنا نام بدل بدل کر مختلف جماعتوں میں ٹھگی کی واردات کرتا رہتا ہے۔ آج تک اس نے اپنے جو نام تبدیل کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

رانا محمد اکبر۔ رانا محمد علی۔ رانا محمد افضل۔ چوہدری مقبول احمد۔ چوہدری عبداللطیف چوہدری محمد یونس وغیرہ۔

مختلف لوگوں کے پاس جا کر لڑکے کے لئے رشتے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے جس کا ڈاکٹر ہونا بتاتا ہے جو اِس وقت سعودی عرب یا کسی اور جگہ ملازم ہے۔ ایک نوجوان کا فوٹو دکھاتا ہے جو فوجی وردی میں ملبوس ہے اس کو اپنا لڑکا ظاہر کرتا ہے حالانکہ یہ اس کا لڑکا نہیں۔ مختلف بہانوں سے روپیہ بھی لیتا ہے۔ جماعت کے بزرگوں کے نام جانتا ہے اور جماعتی خدمات کا اظہار کر کے لوگوں پر اعتماد جماتا ہے۔ اپنے آپ کو سندھ کا بہت بڑا زمیندار بھی ظاہر کرتا ہے۔ اپنی رہائش لطیف آباد حیدر آباد بتاتا ہے۔

مذکور کا اصل نام کالے خاں ولد رانجھے خاں ہے اور چک ۱۰۹/۱۰ سٹیشن واد ستیانہ ضلع ساہیوال کا رہنے والا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

موٹا جسم۔ سفید ریش۔ شلوار قمیص اور ٹوپی پہنتا ہے۔ عمر قریباً ۶۰ سال ہے۔

احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴